زکوۃ کی اہمیت اسلام کی نظر میں

حافظ عبدالوہاب روپڑی

واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین .(البقرہ)

زکوۃ کی لغوی تعریف:

النماء والزیادۃ .

شرعی واصطلاحی تعریف:

حق واجب فی مال مخصوص لطائفۃ فی وقت مخصوصۃ ۔یہ وہ حق ہے جو کہ خاص مال میں مخصوص لوگوں کے لئے خاص وقت میں فرض کیا گیا ہے ۔

وجہ تسمیہ:

مسمی المخرج زکاۃ لانہ یزید المخرج منہ ۔اس کا نام زکوۃ اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ جس مال سے نکالی جائے اسے زیادہ کرتی ہے۔قال ابن قتیبۃ سمیت بذلک لانھا تثمر المال وتنمیہ (المغنی لابن قدامہ وتوضیح الاحکام شرح بلوغ المرام)ابن قتیبہ فرماتے ہیں کیونکہ یہ مال کو بڑھاتی اورزیادہ کرتی ہے اس لئے اس کو زکوۃ کہتے ہیں۔

زکوۃ کی مشروعیت کی وجہ:

طھرۃ للمال وطھرۃ للنفس وعبودیۃ للرب و احسانا الی الخلق ۔زکوۃ مال اورنفس انسانی کو پاک کرنے اوراللہ تعالی کی عبادت اورمخلوق پر احسان کرنے کے لئے فرض کی گئی۔

زکوۃ کی مشروعیت کا پرویزی نظریہ:

پرویز زکوۃ کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے یہ ذکا یزکو زکوۃ مصدر ہے اور یہ نشو ونما کے معنی میں آتا ہے یعنی نوع انسانی کی نشو ونما کا سامان مہیا کرنا۔

اصطلاحی تعریف پرویز کی نظر میں:

یہ اسلامی مملکت کا فرض ہے کہ اپنے معاشرہ کے افراد اوردوسرے انسانوں کی نشونما کا سامان مہیا کرے۔

اس فریضہ کی ادائیگی کا طریق کار پرویز کی نظر میں:

پرویز کی نظر میں یہ فریضہ دوطرح سے ادا ہوگا۔

۱. ذرائع پیداوار مملکت کی تحویل میں رہیں گے تاکہ وہ رزق کی تقسیم لوگوں کی ضرورت کے مطابق کر سکے۔

۲. معاشرہ کے افراد جو کچھ کمائیں وہ اسے اس طرح کھلا رکھیں دوسروں کی نشو ونما کے لئے حسب ضرورت مملکت لے لے اس مقصد کے لئے قرآن نے کوئی نصاب مقرر نہیں کیا صرف مقصود لوگوں کی ضرورت کو پورا کرنا ہے اور جو بچ جائے وہ ضرورت کے وقت سب کا سب مملکت اپنی تحویل میں لے سکتی ہے۔

(لغات القرآن ص ۸۱۰)

اہمیت زکوۃ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زکوۃ کی اہمیت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ نماز کے بعد اسلام کا سب سے بڑا رکن زکوۃ ہے عام طور پر عبادات کے سلسلہ میں نماز کے بعد روزے کا نام لیا جاتا ہے اس لئے لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ نماز کے بعد دوسرا نمبر صیام کا ہے لیکن قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا نمبر زکوۃ کا ہے کیونکہ زکوۃ کو نماز کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے اسلام میں نماز کے بعد سب سے زیادہ اہمیت زکوۃ کی ہے اور یہ دو بڑے ستون ہیں جن پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے ان کو ہٹانے سے اسلام کی عمارت بھی قائم نہیں رہ سکتی اور اس کا حکم قرآن مجید میں تقریباً ۸۲ مرتبہ آیا ہے اور اس کے رکن ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

اس جملہ میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے ہر فرد کو اپنی اور اپنے خاندان کی جملہ ضروریات کی تکمیل کے لئے محنت ومشقت کے ذریعہ اپنی روزی خود فراہم کرنے کا پابند کیا ہے۔

حدیث میں ہے، **عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول الله ﷺ ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیه و ان نبی الله داؤد علیه السلام کان یاکل من عمل یدیه (بخاری مشکوۃ باب الکسب وطلب الحلال ص ۲۴۱ ج ۱)** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بہترین کھانا انسان کا اپنے ہاتھ سے کمائے ہوئے مال سے ہے کیونکہ داود علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔

پھر اس بات کا حکم بھی دیا کہ جو لوگ مفلس اور تنگ دست ہوں اور محنت ومشقت سے عاجز ہوں ان کے رشتہ داروں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کی کفالت کریں۔

اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر مفلس کو دولتمند عزیز وا قارب میسر نہیں ہوتے یا کچھ ایسے لوگ بھی معاشرہ میں پائے جاتے ہیں جو برسر روزگار ہوتے ہیں لیکن آمدنی کم ہوتی ہے یقیناً اسلام ایسے لوگوں کو فراموش نہیں کرتا یہی وجہ ہے اسلام نے دولت کے امین اور اس کی نگرانی کرنے والوں سے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی بنیادی اور شرعی حقوق کی بجا آوری اور ضروریات زندگی کی تکمیل کے بعد جو بچ جائے اس کی ایک مخصوص مقدار اپنے ان مفلس اور لاچار بھائیوں پر خرچ کریں جو زندگی کے اس سفر میں ان سے دور جا پڑے ہیں اور اسی مطالبے کا نام زکوۃ ہے۔اسلامی قانون کا مطالعہ بتاتا ہے کہ زکوۃ کے اولین حقدار مساکین اور غرباء ہیں اگر زکوۃ کے دیگر مصارف پر غور کیا جائے تو ان مصارف کی وجہ اور بنیاد بھی غربت اور افلاس ہے۔

زکوۃ غربت کا علاج ہے:

جس طرح غربت ایک اہم مسئلہ ہے اس کو حل کرنے کے لئے زکوۃ کے مختلف ذرائع رکھے گئے ہیں اور زکوۃ کا ہر ذریعہ اپنے مقام پر مضبوط بنیادوں پر استوار ہے مثلاً کھیتوں اور باغوں سے حاصل ہونے والی پیداوار ہے جس میں حسب قاعدہ دسواں بیسواں حصہ الگ کیا جاتا ہے جس کو ہم عشر کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اس کو غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے

حدیث میں ہے، **ان النبی ﷺ بعث معاذا الی الیمن فقال ادعهم الی شهادہ ان لا اله الا الله وانی رسول الله ﷺ فان هم اطاعوا لذلک فاعلمهم ان الله افترض علیهم خمس صلوت فی کل یوم ولیلة فان هم اطاعوا لذلک فاعلمهم ان الله افترض علیهم صدقة فی اموالهم تؤخذ من اغنیائهم وترد فی فقرائهم.**

(بخاری باب وجوب الزکوۃ جلد ۱ ص ۱۸۷)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرنے سے پہلے حکم فرمایا تھا یمن کے دولتمندوں سے زکوۃ وصول کرنا اور وہیں کے غریبوں میں اسے تقسیم کرنا اسی بناء پر امام ابوحنیفہ ؒ اور ان کے اصحاب کا مسلک ہے کہ زکوۃ صرف غریبوں کے لئے ہے۔قرآن کریم میں متعدد بار نماز کے ساتھ زکوۃ کا ذکر کیا گیا ہے اور قرآن مجید اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ شرک سے بچتے ہوئے نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اسلامی برادری میں شرکت کی نشانی اور مسلمانوں کی پہچان ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے **فان تابوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فخلوا سبیلهم ان الله غفور رحیم** (سورۃ التوبہ) اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ کو پابندی سے ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **واتوا الزکوۃ فاخوانکم فی الدین** (سورۃ التوبہ) اگر یہ زکوۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔
معلوم ہوا کہ زکوۃ وہ عبادت ہے جس کی ادائیگی کے بغیر نہ کوئی مسلمان بن سکتا ہے اور نہ اس عظیم تر اسلامی برادری میں شامل ہوسکتا ہے۔

زکوۃ کو نماز کے ساتھ ذکر کرنے کی حکمت:

قرآن پاک نے نماز اور زکوۃ کو اسی لئے بار بار یکجا ذکر کر کے ان دونوں کا باہمی تعلق نمایاں کیا ہے کہ اسلام کی تکمیل دونوں کی ادائیگی میں مضمر ہے جس طرح نماز دین کا ستون ہے اور اس کی پابندی کرنے والا دین کی بنیادیں استوار کرنے والا سمجھا جاتا ہے اور اس کو چھوڑنے والا دین کو ڈھانے والا متصور کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح یہ بھی بتا دینا مقصود ہے کہ زکوۃ اسلام کا پل ہے جو جہنم کے دونوں سروں پر بچھا ہوا ہے جو اس پر سے صحیح سالم گزر گیا وہ ہلاکت سے محفوظ ہوگا لیکن جو غلط راستہ اپنائے گا جہنم اسے نگل لے گی۔

تارک زکوۃ کی نماز قبول نہیں ہوتی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم کو نماز کی پابندی اور زکوۃ کی ادائیگی کا حکم ہے لہذا ان کی پابندی کرو اس لئے کہ جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہیں ہوتی (تفسیر طبری صفحہ ۱۵۳) کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، **فان توبوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فاخوانکم فی الدین** ۔ اگر انہوں نے توبہ کی نماز کی پابندی کی اور زکوۃ ادا کی تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ زکوۃ کی ادائیگی کے بغیر محض نمازیں ادا کرنے کو باری تعالیٰ بھی قبول نہیں فرماتے۔
نیز فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکرؓ پر رحم کرے وہ دین کے اسرار سے کس درجہ واقف تھے جب کہ انہوں نے فرمایا تھا **واللہ لا قاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ** ۔ اللہ کی قسم میں ان کے خلاف لڑوں گا جس نے نماز اور زکوۃ میں فرق کیا۔

زکوۃ کی ادائیگی ایمان کی علامت ہے:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، **قدافلح المؤمنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم للزکوۃ فاعلون** (سورۃ المومنون) تحقیق مومن کامیاب ہوگئے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرتے اور زکاۃ ادا کرتے ہیں۔

زکوۃ کی ادائیگی تقوی کی علامت ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، **لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من آمن باللہ والیوم الاخر والملائکۃ والکتاب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی البأساء والضراء وحین البأس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون.** (البقرہ:۱۷۷)
یہ کوئی کمال نہیں کہ تم مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف بلکہ کمال یہ ہے اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر کامل ایمان رکھنا فرشتوں اور انبیاء اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنی دولت کو عزیز واقارب اور تنگ دست مسافروں اور غریبوں پر خرچ کرنا اسی طرح نمازوں کی پابندی کرنا اور زکوۃ ادا کرنا ہے اور یہ کام کرنے والے ہی اس مخلص بندوں کے میں ہوں گے۔

زکوۃ کا انکار اسلام سے ارتداد ہے:

جو شخص زکوۃ کا انکار کرے وہ مرتد اور واجب القتل ہے جس طرح خلیفہ اول صدیق اکبرؓ نے مانعین زکوۃ سے جہاد کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا:
کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قالھا فقد عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ فقال واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا اوعقالا کانوا یؤدونھا الی رسول اللہ ﷺ لقاتلتھم علی منعھا قال عمر رضی اللہ عنہ فواللہ ما ھو الا ان شرح اللہ صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق.

(بخاری ج۱ص۱۸۸)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ ان لوگوں کے ساتھ کس طرح لڑائی کریں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کے لا الہ الا اللہ کہنے تک مجھے ان کے ساتھ لڑائی کا حکم دیا گیا ہے جس نے یہ الفاظ کہہ دیئے اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر اسلام کے حق کے ساتھ تو صدیق اکبرؓ نے فرمایا مجھے اللہ کی قسم جس نے نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کیا میں اس سے لڑائی کروں گا کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے اگر انہوں نے ایک بکری کے بچے کی زکوۃ روکی جس کو وہ عہد نبوی ﷺ میں ادا کرتے تھے میں ان سے لڑائی کروں گا عمرؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبرؓ کا لڑائی کے لئے شرح صدر کر دیا تھا میں نے جان لیا کہ آپؓ حق پر ہیں۔

زکوۃ نہ دینے پر آخرت میں وعید:

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من اتاه الله مالا فلم يؤد زكوته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة ثم ياخذ بشدقيه ثم يقول انا مالك انا كنزك (بخاری ج ۱ ص ۱۸۸)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالی نے مال دیا اس نے زکوۃ ادا نہ کی اس کا مال قیامت کے دن ایک سانپ کی شکل میں لایا جائے گا جس کی دو زبانیں ہوں گی وہ اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ سانپ آدمی کو اپنے دونوں جبڑوں سے جکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں اور میں تیرا خزانہ ہوں۔

مانعین زکوۃ کے لئے دنیا میں وعید:

حدیث میں ہے، **ما منع قوم الاالزكوة الا ابتلاهم الله بالسنين** (طبرانی) جو قوم زکوۃ نہیں دیتی اللہ تعالی اسے قحط سالی اور بھوک وافلاس میں گرفتار کر دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے، **وماخالطت الصدقة او قال الزكوة مالا الا افسدته** (بیہقی) صدقہ اور زکوۃ کا مال جس مال میں مل جائے وہ مال ہلاک ہو جاتا ہے۔

زکوۃ ادا کرنے کی فضیلت:

حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کی، ((**دلنی علی عمل اذا عملته دخلت الجنة قال تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدی الزكوٰة المفروضة وتصوم رمضان قال والذی نفسی بيده لا ازيد علی هذا شيئا ولا انقص منه فلما ولی قال النبی ﷺ من سره ان ينظر الی رجل من اهل الجنة فلينظر الی هذا**)) [متفق علیہ۔ مشکوۃ ج ۱ ص ۱۲ کتاب الایمان] ”آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جسکے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر پھر فرض نماز قائم کر پھر فرض زکوۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ اس نے قسم اٹھا کر کہا میں اس سے نہ زیادہ کروں گا نہ کم آپ نے فرمایا جو آدمی جنتی شخص کو دیکھنا پسند کرے وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔“

زکوۃ عقل کی روشنی میں:

کتاب وسنت کی طرح عقل وبصیرت بھی زکوۃ کی فرضیت من وعن تسلیم کرتی ہے چنانچہ بدائع جلد دوم ص ۳ میں ہے۔

”زکوۃ دینے کی بنا پر زکوۃ ادا کرنے والے کے نفس کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ ہر قسم کے گناہوں سے بچ جاتا ہے اس لئے کہ نفس اور لالچ کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ اور لالچ بدترین خصلت ہے یہاں تک کہ لالچی اور حریص انسان کا دل موت کے وقت بھی مال میں اٹکا ہوتا ہے بالآخر دنیا اور آخرت کی رسوائی اس کا مقدر بن جاتی ہے لیکن اس کے بالمقابل اگر کوئی زکوۃ نکالنے کا عادی بن جائے تو اس کا نفس لالچ سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کے اندر اللہ تعالیٰ اور بندوں سے تعلق ان کے حقوق کی ادائیگی اور اونچے اخلاق اور پرہیزگاری جیسی بے بہا خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ((**خذمن اموالهم صدقة**)) زکوۃ کے ذریعہ غریبوں، اپاہجوں، کمزور اور ناداروں کی اعانت ہو جاتی ہے۔“

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۳...... مال ودولت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور عقل کا تقاضا بھی یہ ہے اس کی قدر کی جائے اور اسکا شکر یہ ادا کیا جائے اور اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنی ضرورت سے زائد نعمت کو ایسے لوگوں پر خرچ کیا جائے جو اس نعمت سے محروم ہوں۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((وفی اموالھم حق للسائل والمحروم (ذاریات)) ''ان کے اموال میں مانگنے اور نہ مانگنے والوں کا حق ہے۔''

زکوۃ ایک مطالبہ ہے:

اسلامی نقطہ نظر میں مالداروں کے مال میں غریبوں کا حق ہے اسی حق کا نام زکوۃ ہے یہ حق اور اس کی مقدار مبہم اور نامعلوم نہیں بلکہ لینے والے اور دینے والے ہر دو فریق اسے بخوبی جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود اس کو حق قرار دیا ہے اور اس کی مقدار متعین فرمائی ہے جو لوگ اس حق کی ادائیگی کریں گے وہ ہی اس کے نزدیک جنت میں اکرام کے مستحق ہوں گے۔

ان کے متعلق ارشاد ہے:((والذین فی اموالھم حق معلوم للسائل والمحروم))(معارج)''جن کے مال میں حصہ مقرر ہے سوال کرنے والوں اور محروم لوگوں کے لئے۔''

امام شافعی کے نزدیک اس کی اہمیت:

امام شافعی کے نزدیک زکوۃ کا حق مال کے اندر متعین ہو جاتا ہے اگر مالدار زکوۃ نہ ادا کرے اور سال گزر جائے تو بقدر زکوۃ مال جو دراصل فقیر کا حق تھا اور اس کے مال میں شامل مانا جائے گا اور فقیر بطور حصہ دار اس کا شریک رہے گا اگر فقیر فوت ہو جائے تو اس کے اہل وعیال اس کے مال کے وارث ہوں گے۔

زکوۃ ایک قرض ہے:

زکوۃ صاحب مال کے ذمہ ایک قرض ہے اور کوئی شخص جب تک اپنے ذمہ کی زکوۃ کو ادا نہ کرے طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود یہ قرض اس سے ساقط نہیں ہوگا۔

چنانچہ علامہ ابن حزم فرماتے ہیں جس نے ایک سال یا زیادہ کی زکوۃ ادا نہ کی خواہ اسے اس کی صحیح ادائیگی کا علم یا طریقہ معلوم نہیں تھا اس لئے کہ بیت المال کا کارندہ وصولی کے لئے اس تک نہ پہنچ سکا یا وہ زکوۃ ہی لینا چاہتا تھا خواہ وہ زکوۃ نقد روپوں کی شکل میں ہو یا کسی جنس کی یا مویشیوں کی، اس شخص کو چاہئے کہ اس کی پائی پائی کا حساب کر کے اسے اپنی زندگی میں ادا کرے کیونکہ زکوۃ ایک بہت بڑا قرض ہے۔[المحلی ج۶ص۸۷]

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ:

اور متعدد ائمہ کا یہ مسلک ہے: فرضیت زکوۃ کے بعد موت واقع ہو جانے کی صورت میں میت کے ترکہ سے زکوۃ وصول کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:﴿من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین﴾[نساء]''ترکہ کی تقسیم قرض کی ادائیگی اور وصیت پوری کرنے کے بعد کی جائے گی۔[مغنی ابن قدامہ ج۲ص۶۸۳]

زکوۃ کی فرضیت:

یہ ہجرت کے دوسرے سال مدینہ منورہ میں فرض ہوئی اس کی فرضیت قرآن مجید اور سنت و اجماع امت سے ثابت ہے۔

قرآن مجید سے اس کی فرضیت:

﴿واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون﴾''تم نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو تم رحم کئے جاؤ گے۔''

سنت سے اس کی فرضیت:

((فان النبی ﷺ بعث معاذا الی الیمن فقال اعلمھم ان اللہ افترض علیھم صدقۃ توخذ من اغنیائھم فترد فی فقرائھم)) [متفق علیہ]رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن میں روانہ کرتے وقت فرمایا تھا تو ان (اہل یمن) کو خبر دے کہ اللہ تعالیٰ نے زکوۃ فرض کی ہے جو مسلمان کے اغنیاء سے لی جائے اور انہی کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔''

اجماع سے اس کی فرضیت: اس کی فرضیت پر تمام امت کا اجماع ہے۔

زکوٰۃ کے وجوب کی شرطیں:

۱۔ **اسلام:** احناف اور حنابلہ کے نزدیک کافر پر زکوۃ واجب نہیں لیکن امام مالکؒ کے نزدیک زکوۃ کے صحیح ہونے کے لئے اسلام شرط ہے لیکن کافر پر زکوۃ واجب نہ ہوگی

۔

امام شافعیؒ کے نزدیک کافر اور مرتد پر زکوۃ واجب نہیں ہے لیکن اس کی ادائیگی اسلام کے ساتھ موقوف ہے۔

۲......**عاقل اور بالغ ہونا:** بچے اور مجنون پر زکوۃ فرض نہیں لیکن اس کے مال میں زکوۃ فرض ہے اور ان کے سرپرستوں پر واجب ہے کہ ان کے مالوں سے زکوۃ نکالیں یہ مذہب امام مالکؒ و امام شافعیؒ کا ہے۔

احناف: کے نزدیک بچے اور مجنون کے مال میں زکوۃ واجب نہیں اور ان کے اولیاء سے زکوۃ نکالنے کا مطالبہ نہیں کیا سکتا لیکن ان کے مال سے عشر اور صدقۃ الفطر نکالنا واجب ہے۔

۳......مال کا مالک ہونا۔

۴......مال کا حلال ہونا۔ جیسا کہ فرمان رسول اللہ ﷺ ہے:

((لایقبل الله الاطیب))[بخاری]

۵......مال پر ایک سال کا گزر جانا۔ جیسا کہ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

((من استفاد مالا فلا زکوٰۃ فیه حتی یحول علیه الحول عند ربه))[ترمذی]''جس آدمی نے سال بھر مال سے فائدہ اٹھایا سال گزر جانے کے بعد اس میں زکوۃ ہے۔''

زکوۃ لینے کے آداب:

۱۔ زکوٰۃ کا مال لانے والے کے لئے خیر و برکت کی دعا کرنی چاہئے جیسا کہ بخاری میں عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس صدقہ لے کر کوئی آتا تو آپ اس کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور یہ الفاظ کہتے''**اللھم صل علی آل فلان**''

۲......زکوۃ وصول کرنے والے کو لوگوں کے پاس جا کر زکوۃ لینی چاہیے جیسا کہ عمرو بن شعیب سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((ولاتوخذ صدقتهم الافی دورهم))''صدقات لوگوں کے گھروں میں جا کر لینے چاہییں۔''

۳......زکوۃ میں درمیانہ مال لینا چاہیے نہ سب سے عمدہ اور نہ ہی ردی مال لیا جائے ''ابن عباس فرماتے ہیں جب آپ نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا **((اتق کرائم اموال الناس))**[بخاری]''لوگوں سے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرو۔''

اسی طرح آپ نے فرمایا:

((ولا یخرج فی الصدقة هرملة ولاذات عوار ولاتیس الا ان یشاء المصدق))(بخاری) ''زکوۃ میں بوڑھا اور عیب دار جانور اور نر (سانڈ) نہ لیا جائے ہاں اگر زکوۃ دینے والا خود چاہے۔''

۴......عشر وصول کرنے میں نرمی کرنی چاہیے آپ ﷺ نے زکوۃ وصول کرنے والے کو فرمایا تم کھڑی فصل کا اندازہ لگاؤ: **((وعوه الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع))**[ابوداؤد ونسائی]''تو تم ایک تہائی چھوڑ دو اگر ایک تہائی نہیں چھوڑتے تو ایک چوتھائی حصہ ضرور چھوڑ دو۔''

۵......زکوۃ میں خیانت کرنے والا قیامت کے دن اس مال کو اپنی گردن میں اٹھائے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۶......زکوۃ وصول کرنے والے کو زکوۃ دینے والے سے تحفہ وصول نہیں کرنا چاہیے۔

ابوحمید ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ایک آدمی کو عامل مقرر کیا جب وہ زکوۃ لے کر واپس آپ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ "**هذالكم وهذااهدى لى**" یہ آپ ﷺ کے لئے ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے آپ نے فرمایا: (**افلا قعدفى بيت ابيه اوفى بيت امه حتى ينظر ايهدى اليه ام لا او كماقال**) [مسلم] "وہ اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر میں اس کو دیکھتا کہ اسے تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔

زکوۃ دینے والے کے آداب:

۱......زکوۃ دینے والا اپنی مرضی سے زکوۃ ادا کرے اس کے لئے بہت زیادہ اجر ہے۔[ابوداود]

۲......زکوۃ سے بچنے کے لئے حیلہ سازی منع ہے۔

۳......زکوۃ کے وقت الگ الگ مال کو جمع کیا نہ جائے آپ ﷺ نے فرمایا: ((**لا يجمع بين متفرق ولايفرق مجتمع خشية الصدقة**)) [**بخاری**]

۴......زکوۃ وصول کرنے والے سے مال چھپانا منع ہے خواہ وہ زیادتی کرے: ((**افنكتم من اموالنا بقدر مايعتدرون علينا قال لا**)) [ابوداود] "کیا ہم ان سے اس قدر مال چھپالیں جس قدر وہ زیادتی کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں۔"

۵......مشترکہ کاروبار میں ہر حصے دار کو اپنے اپنے حصہ کی زکوۃ ادا کرنی چاہیے: ((**ماكان من خليطين فهما يتراجعان بالسوية**)) [بخاری] "مشترکہ مال والے زکوۃ میں بھی برابر کے شریک ہیں۔"

۶......سال مکمل ہونے سے پہلے حسب ضرورت زکوۃ نکالی جاسکتی ہے جیسا کہ ابن عباسؓ کو آپ نے اجازت دی تھی۔(ترمذی ابن ماجہ)

۷......زکوۃ ادا کرنے میں جلدی کرنی چاہیے جب سال گزر جائے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ میں نے سنا: ((**خالطت صدقة مالا الا اهلكته**)) [**بخاری فی تاریخه**] "جس مال میں صدقہ مل جائے وہ اسے برباد کر دیتا ہے۔"

زکوۃ پانچ چیزوں پر فرض ہے:

(۱......((**سائمة بهيمة الانعام**)) "چرنے والے جانور۔"

(۲......((**الخارج من الارض**)) "جو غلہ زمین سے پیدا ہو۔"

(۳......((**العسل**)) "شہد۔" (۴......((**والاثمان**)) "سونا چاندی۔"

(۵......معادن اور رکاز۔

سائمہ سے مراد وہ جانور ہیں جو چرنے والے ہوں۔

(۱)الحنابلہ: امام احمد بن حنبل کے نزدیک جو سال کا اکثر حصہ چرتے رہیں (۲)الشافعیہ: امام الشافعیؒ کے نزدیک پورا سال چرتے رہیں۔

(۳)احناف: احناف کے نزدیک جو جانور نصف سال یا نصف سے زیادہ چریں۔

(۴)مالکیہ: امام مالکؒ کے نزدیک سائمۃ اور معلوفۃ کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ **نوٹ**: اہل حدیث کا مسلک اس میں احناف والا ہے۔

نصاب زکوۃ:

اونٹ: ایک اونٹ سے لے کر چار اونٹوں پر کوئی زکوۃ نہیں ہے ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**ليس فيما دون خمس ذودصدقة**)) [**بخاری**] پانچ اونٹوں سے کم پر زکوۃ نہیں۔اور پانچ سے لے کر چوبیس تک ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری زکوۃ اور پچیس سے لے کر پینتیس تک اس میں بنت مخاض (ایک سال کی اونٹنی) دینا پڑے گی چھتیس سے لے کر پینتالیس تک بنت لبون (دو سال کی اونٹنی) دینی پڑے گی چھیالیس سے لے کر ساٹھ تک ایک حقۃ (تین سال کی اونٹنی) دینا پڑے گی اکسٹھ سے لے کر پچھتر تک ایک جذعۃ (چار سال کی اونٹنی) دینا پڑے گی پچھتر سے لے کر نوے تک دو بنت لبون دو برس کی دو اونٹنیاں ہیں اکانوے سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۱۲۰ تک دو حقے (تین برس کی دو اونٹنیاں ہیں) ۱۲۰ سے زائد پر ہر چالیس اونٹوں پر دو برس کی ایک ونٹنی اور ہر پچاس پر تین سال کی ایک اونٹنی ادا کرنی چاہیے۔ [بخاری]

بکریوں کی زکوٰۃ:

۱......چالیس بکریوں سے کم بکریوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲......چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ایک بکری دی جائے گی۔

۳......۱۲۱ سے لے کر ۳۰۰ تک دو بکریاں دی جائی گی۔

۴......تین سو سے زائد ہوں تو ہر سو پر ایک بکری دی جائے گی۔

نوٹ: بھیڑوں اور بکریوں کا نصاب ایک ہی ہے:۔

گائیوں کی زکوٰۃ:

۱......تیس سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔

۲......تیس گائیوں پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی زکوۃ ہے۔

۳......چالیس پر دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی زکوۃ ہے۔

عبداللہ بن مسعود سے مروی کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((**فی ثلا ثین من البقر تبیع او تبیعة فی کل اربعین مسنة**)) [**ترمذی**]

"تیس گائیوں پر ایک بچھڑا یا بچھڑی جو عمر میں دو سال کی ہوں زکوۃ ہے اگر ۸۰ سے زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس کے اضافے پر ایک سال بچھڑا یا بچھڑی زکوۃ اور ہر چالیس کے اضافے پر دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی زکوۃ دی جائے [ترمذی] نوٹ: بھینس زکوۃ میں گائے کے اندر شامل ہوگی۔

غلہ اور پھل:

زمین کی پیداوار میں گندم، جو، کھجور، کشمش پر زکوۃ ہے۔

ابوموسیٰ اور معاذؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو حکم دیا تھا((**لاتاخذوا فی الصدقة الا من هذه الاصناف الاربعة الشعیر والحنطة والزبیب والتمر**))[**طبرانی حاکم**] یہ حدیث حسن ہے۔

زمین کی پیداوار کا نصاب:

زمین کی پیداوار کا نصاب زکوۃ پانچ وسق ۲۵ کلو قریباً یا ۲۰ کلو ہے ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ ((**لیس فیما دون خمسة او ساق تمر ولا حب صدقة**)) [**متفق علیه**]

نوٹ: اگر زمین قدرتی ذرائع سے سیراب ہو تو اس میں زکوۃ کا دسواں حصہ ہے اگر مصنوعی ذرائع سے سیراب ہوتی ہے تو زکوۃ کا بیسواں حصہ ہے۔((**فیما سقت السماء العیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر**)) [**بخاری**] "جو زمین کو بارش یا چشمہ کے ذریعہ سے یا خود بخود نیچے سے پانی کو حاصل کرتی ہو اس سے دسواں حصہ ہے جو کنویں کے ذریعے پلائی جائے اس سے بیسواں حصہ ہے۔

سبزیوں پر زکوۃ نہیں:

لیکن احناف کے نزدیک سبزیوں پر بھی زکوۃ ہے اور اور اگر کماد ابھی گڑ بنانے کے قابل نہ تو اس پر بھی زکوۃ نہیں اگر قابل ہو تو زکوۃ ہے۔ [ملاحظہ ہو فتاویٰ اہل حدیث]

العسل، شہد:

شہد کا نصاب دس مشکیں ہیں جن کا وزن تقریباً (۱۰ من ۲۱ کلو اس میں ایک مشک شہد زکوۃ دینا ہوگی (امن اکلو) سوا چھٹانک ہے۔عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

:((اخذ من العسل العشر)) ''آپ نے شہد سے دسواں حصہ لیا۔''

سونا چاندی اور معادن اور رکاز:

سونے کا نصاب:

سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے یا ۸۷ گرام ہے اس سے کم پر کوئی زکوۃ نہیں۔ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے :

((ان النبی ﷺ کان یاخذ من کل عشرین دینارفصاعدا نصف دینار و من الاربعین دینارا)) [ابن ماجه] ''یعنی ہر بیس دینار یا اس سے زیادہ پر نصف دینار ہے یعنی چالیسواں حصہ زکوۃ ہے۔

نوٹ: بیس دینار کا وزن ساڑھے سات تولے ہے۔

چاندی کا نصاب:

چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے یا ۶۱۲ گرام ہے اس سے کم پر کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

زیورات پر زکوۃ:

اس میں علماء کا اختلاف ہے،

امام مالکؒ: کے نزدیک روزمرہ کے استعمال ہونے والے زیورات میں زکوۃ واجب ہے اور اس کی قیمت پر زکوۃ واجب نہیں ہے اس کے علاوہ تمام اقسام میں واجب ہے۔

امام ابو حنیفهؒ: زیورات میں زکوۃ واجب ہے اور زکوۃ ادا کرنے میں وزن کا شمار ہوگا قیمت کا نہیں۔

امام احمد بن حنبلؒ: ایسے زیورات جس کو روزمرہ استعمال کیا جاتا ہے ان میں زکوۃ نہیں جو قلیل الاستعمال ہے ان میں وزن کے لحاظ سے زکوۃ ادا کی جائے گی۔

امام الشافعیؒ: زیورات میں زکوۃ واجب نہیں اگر وہ روزمرہ کے استعمال کے لئے ہو باقی پر واجب ہے۔

محدث روپڑیؒ: محدث فرماتے ہیں زیور کی زکوۃ کی فرضیت کے متعلق جو حدیثیں آئی ہیں ان میں کچھ کلام ہے اس لئے زیور میں زکوۃ فرض نہیں کہی جاسکتی البتہ احتیاط دینے میں ہے تاکہ شک وشبہ نہ رہے جو زیور اکثر رکھا جاتا اور کبھی کبھار پہنا جاتا ہے وہ خزانہ کا حکم رکھتا ہے اس لئے اس کی زکوۃ دینا ضروری ہے جو زیور زیادہ استعمال ہوتا ہو اور استعمال کرنے اور نہ کرنے کا وقت برابر ہو تو اس میں زکوۃ فرض نہیں کی جاسکتی۔

[فتاویٰ اہلحدیث ج۲ص۱۹۰]

معادن اور رکاز:۔اور دفن شدہ خزانہ

کان اور دفن شدہ خزانے میں بیس فیصد زکوۃ ہے بخاری کی حدیث ہے:

(وفی الرکاز خمس) ''مدفون خزانہ میں پانچواں حصہ ہے یعنی ۲۰ فیصد

معادن کی تین اقسام ہیں:

۱......جامد جس کو آگ میں پگھلایا جائے جیسے سونا چاندی وغیرہ۔

۲......وہ جامد جس کو آگ سے پگھلایا نہیں جاتا جیسے سرمہ اور جوہرات

۳......مائع جیسے پیٹرول اور تارکول وغیرہ۔

تجارت کے مال پر زکوۃ فرض ہے اور اس کا نصاب نقدی کی شرح ہے۔(۴۰ فیصد) جیسا کہ دارقطنی اور بیہقی وغیرہ میں روایات ہیں جس کا ماحاصل یہ ہے مال تجارت پر زکوۃ ہے۔

وہ اشیاء جن پر زکوۃ نہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۱......ذاتی استعمال کی اشیاء پر زکوۃ نہیں جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے:((**ليس على المسلم فرسه وغلامه صدقة**)) **[بخاری]**
۲......کھیتی باڑی کرنے والے جانور اور اوزار پر کوئی زکوۃ نہیں۔((**ليس على العوامل صدقة**)) **(ابن خزيمه)** ۳......سبزیوں میں زکوۃ نہیں جیسا کہ ((**ليس فی الخضروات صدقة**)) **[دار قطنی]**

احناف:

احناف کے نزدیک سبزیوں میں زکٰوۃ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں((**واتوا حقه يوم حصاده**))

۲......امام مالک ؒ وشافعی واحمد بن حنبل ؒ :

ان کے نزدیک سبزیوں میں زکوۃ نہیں ہے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف روانہ کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا:((**لاتاخذ وا الصدقة الا من هذه الا اربعة الحنطة والشعير والتمر والزبيب**)) **[دارقطنی]**

۳......محدث رپڑی ؒ :

محدث روپڑی بھی فرماتے ہیں کہ سبزیوں میں زکوۃ نہیں ہے۔[فتاویٰ اہلحدیث ج ۲ ص ۱۹۳]

مصارف زکوۃ: مصارف زکوۃ آٹھ ہیں۔

(۱) فقرأ (۲) مساکین (۳) عاملین (زکوۃ جمع کرانے والے)

(۴) وہ لوگ جن کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں یا اسلام میں نئے داخل ہوئے ہوں اور ان کی تالیف قلب مقصود ہو۔

(۵) غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے آج کل چونکہ غلام نہیں ہے اب قیدی وغیرہ چھڑانے پر زکوۃ خرچ ہوسکتی ہے۔(۶) قرض اتارنے کے لئے

(۷) اللہ کے راستے میں (۸) مسافر کے لئے۔

ارشاد باری تعالیٰ:

انما االصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها والمؤلفة قلوبهم وفى الرقاب والغارمين وفى سبيل الله وابن السبيل فريضة من الله والله عليم حكيم)) **[پ ۱۰ سورة توبه]** ”صدقات فقراء اور مساکین اور زکوۃ کو جمع کرنے والے اور جن کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں اور غلاموں کی آزادی کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور مسافروں کے لئے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ تعالیٰ علم رکھنے والے حکمت والے ہیں۔

زکوۃ کے فوائد اور ثمرات:

زکوۃ ادا کرنے کے مختلف فوائد ہیں ان میں سے بعض فوائد انفرادی اور بعض فوائد اجتماعی ہیں۔

انفرادی فوائد:

(۱......مال پاک ہوجاتا ہے زکوۃ ادا کرنے سے مال پاک ہوجاتا ہے اس کے بعد وہ اطمینان دل سے اپنے مال کو اپنی مرضی سے جائز مقامات پر خرچ کرسکتا ہے۔فرمان رسول اللہ ﷺ ہے:((**من ادرک زکاة ماله فقد ذهب عنه شره**))[طبرانی]

(۲......تزکیہ نفس: زکوۃ ادا کرنے سے انسان کا تزکیہ نفس ہوتا ہے جس وقت انسان اپنی خوشی سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے انسان اپنے ہاتھ سے مال زکوۃ نکالتا ہے تو اس سے مال کی محبت انسانی دل میں کم ہوجاتی ہے بخل اور کنجوسی کا جذبہ مغلوب ہوجاتا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق استوار ہوتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((**خذمن اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها**))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۳......اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے:۔

الـذين يقيمون الصلوة ومما ررقنهم ينفقون اولئک هم المؤمنون حقا لهم درجات عندربهم ومغفرة ورزق كريم [**پ۹**سورة الانفال] یہاں مال عام ہے۔مال میں اضافہ ہوتا۔

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

((**يمحق الله الربوا ويربى الصدقات**)) [پ۳بقرہ]

اجتماعی فوائد:

ا......دولت گردش کرتی ہے کسی قوم کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ دولت مالداروں کے پاس منجمد ہوکر نہ رہے بلکہ لوگوں میں گردش کرے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com